تاثرات

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے نہایت اہم اور مبارک دن ہے۔ پاکستان کے مسلمان بھی عید میلاد النبیؐ نہایت عقیدت و احترام اور جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ یہاں یہ مبارک تقریب سرکاری طور سے بھی منائی جاتی ہے اور غیر سرکاری طور پر بھی۔ اب اس سلسلہ میں وزارتِ مذہبی امور نے ایک بہت اہم اور مفید کام کیا ہے اور ۲۶ اراکین پر مشتمل ایک قومی سیرت کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے صدر مذہبی امور کے وزیر جناب مولانا کوثر نیازی ہیں اور ۵ اراکین پر مشتمل ایک انتظامی کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جس کے صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے سربراہ جناب حکیم محمد سعید ہیں۔ قومی سیرت کمیٹی کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ میلاد النبیؐ کا اہتمام کرنے والی کمیٹیوں کو ایک مربوط تنظیم کی شکل دی جائے اور مجالسِ میلاد النبیؐ میں حضور سرورِ کائناتؐ کی حیات و تعلیمات کو اس طرح سے پیش کیا جائے کہ مسلمان اپنی زندگی کو سدھارنے اور اہم مسائل کو حل کرنے میں ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کر سکیں۔

قومی سیرت کمیٹی کے پیشِ نظر کئی اہم منصوبے ہیں جن میں انتہائی اہم عالمی سیرتِ نبویؐ کانگریس کا انعقاد ہے۔ یہ کانگریس وزارتِ مذہبی امور اور ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے اشتراک سے منعقد کی جا رہی ہے اور ۳ مارچ سے ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء تک جاری رہے گی۔ وزیرِ اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو ۳ مارچ کو راولپنڈی میں کانگریس کا افتتاح فرمائیں گے اور اسلام آباد لاہور، میرپور، پشاور، کراچی اور کوئٹہ میں اس کے ۱۲ اجلاس ہوں گے۔ ۴۵ بیرونی ممالک سے ۱۱۰ مندوب اس کانگریس میں شرکت کریں گے۔ جن میں مشہور و معروف علمائے دین، ۱۲ ممالک کے وزرا اور چند ممالک کے ممتاز قومی رہنما بھی شامل ہیں۔ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے سربرآوردہ علمائے دین اور بلند پایہ مفکرین کے علاوہ ہندوستان اور چند دوسرے

غیر مسلم ممالک کے ممتاز علما اور یورپی اور امریکی ممالک کے کئی مشہور مستشرق بھی سیرتِ نبوی پر مقالے پڑھیں گے۔ مقالات کے لیے جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے وہ ہمارے دینی اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل۔ نوجوانوں کی فکری تربیت، اسلامی اخوت اور وحدتِ انسانی کا فروغ جیسے اہم امور سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جن کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مناسب حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے

آج پاکستان اور دوسرے ممالک میں مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہیں، ان کو حل کرنے کے لیے حضور نبی کریمؐ کی حیات و تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ حضورؐ کی تعلیمات میں اُخروی زندگی ہی نہیں بلکہ موجودہ دور کے مسائل کا حل بھی موجود ہے اور ہماری تمام مشکلات اور الجھنیں حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے سے ختم ہو سکتی ہیں۔ حضور نبی کریمؐ کی شخصیت ایک عظیم الشان تاریخی شخصیت ہے اور ان کے مکمل سوانح حیات تحریری شکل میں محفوظ ہیں اور ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ مکمل ترین انسانی زندگی کا بہترین نمونہ ہے جس کی نظیر پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی اور نہ صرف مسلمان بلکہ حق کا متلاشی ہر ایک انسان اس سرچشمۂ ہدایت سے فیض حاصل کر سکتا ہے۔ اسلامی نظریۂ حیات کو عملی شکل دینے اور مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلامی سانچوں میں ڈھالنے کے لیے سیرتِ نبویؐ کو نمونہ بنانا اور اس سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ نبی کریمؐ نے اسلام کی محض نظری تعلیم نہیں دی بلکہ اس پر پوری طرح سے عمل بھی فرمایا، اس طور سے کہ حضورؐ کی زندگی قرآنی تعلیمات کی مکمل عملی تفسیر بن گئی۔ چنانچہ قرآن اور سیرتِ نبویؐ اس طرح لازم و ملزوم ہو گئے ہیں کہ ایک کو دوسرے سے الگ کر کے یا دونوں کا غائر مطالعہ کیے بغیر، نہ تو قرآنی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنا ممکن ہے اور نہ سیرتِ رسولؐ کو۔ یہ ایسی اہم خصوصیت ہے جس کی وجہ سے سیرتِ نبویؐ کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اسلامی زندگی کی تشکیل اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لیے قرآن اور سنت دونوں کی رہنمائی میں عمل پیرا ہونا لازمی ہے

سیرتِ نبویؐ کی اس اہمیت کو پیشِ نظر رکھنے سے اس عالمی کانگریس کی ضرورت و اہمیت

بخوبی واضح ہوجاتی ہے جس میں مختلف ممالک اور مختلف مسالک کے علما سیرتِ رسولؐ کے چند ایسے پہلوؤں پر اظہارِ خیال کریں گے جن سے دورِ جدید کے کئی مشکل مسائل کو حل کرنے میں موثر مدد مل سکتی ہے اور جس کے مقاصد میں یہ امر بھی شامل ہے کہ سیرتِ نبویؐ کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ اس کو جدید ذہن بھی قبول کرلے اور وہ اس حقیقت سے باخبر ہو کہ جدید انسان اور جدید معاشرے کے مسائل اور اس کی ذہنی الجھنوں کا حل بھی اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو کی عوامی حکومت نے کئی ایسے کارنامے انجام دیے ہیں جن سے عالمی برادری اور بالخصوص اسلامی دنیا میں پاکستان کا وقار بلند ہوگیا ہے اور نہ صرف اربابِ حکومت بلکہ پوری قوم کے لیے یہ کارنامے قابلِ فخر ہیں۔ دو سال قبل لاہور میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہوئی تھی اور اس کانفرنس میں کئی ایسے فیصلے کیے گئے جن سے اسلامی اخوت کے فروغ اور اسلامی دنیا کے اتحاد و استحکام کی تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ ہوگیا۔ اور اب عالمی سیرتِ نبویؐ کانگریس کی تشکیل میں اسلام کی سربلندی اور اسلامی اتحاد کی ترقی کے لیے علمائے دین و مفکرین کا ایک ایسا عظیم الشان اجتماع ہو رہا ہے جس کی مثال مسلمانوں کی طویل تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کی بہت بڑی خدمت ہے اور اس کے لیے داعیانِ کانگریس بجا طور پر ستائش و مبارک باد کے مستحق ہیں۔

رزاقی